روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 25/اپریل 2009ء 28 ربیع الثانی 1430 ہجری 25 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 91

جو مانگتا رہتا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جو آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی بھی نہ ہوگی۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سأل الناس تکثرا حدیث نمبر:1381)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ؟ اگر دنیا میں ہی اجر پالیا تو کیا حاصل؟ عقبیٰ کا ثواب لو جس کا انتہا نہیں۔ ہر ایک کو خدا کی توحید وتفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ (۔) خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ............ لوگوں کو گمراہ کرتا جائے۔ تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائے گا۔ مثل مشہور ہے کہ ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وہ وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی (۔) کہا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شئی مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ یہ سجدے صرف جنتر منتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔

یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے۔ جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے............ چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے مقرب لوگوں میں سے بن جائے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 486)

اس کو ضرور پڑھ لیں

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ:

”میں اپنی عزیز قوم کے......اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی۔ ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کرکے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیور خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں۔۔۔ اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں۔

(اعلان 15/مارچ 1907ء از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612)

مجلس مشاورت پاکستان منعقدہ 20 تا 22/مارچ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ علمی اور روحانی معیار بلند کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کو بالخصوص زیر مطالعہ رکھا جائے۔ اس حوالے سے ایک جامع سکیم بنائی گئی ہے۔ جو احباب جماعت کے لئے روزنامہ الفضل کے 11/اپریل 09ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کے مطابق ماہ اپریل میں حقیقۃ الوحی کے صفحہ نمبر 1 تا 142 تک کا مطالعہ کرنا تھا۔ امید ہے کہ تمام احباب جماعت روزانہ 7 صفحات مطالعہ کے ٹارگٹ کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقیقۃ الوحی کے 116 صفحات کا مطالعہ کر چکے ہوں گے۔ انشاء اللہ مطالعہ کی اس سکیم کے ماتحت مؤرخہ 2 مئی 2009ء کو ایک پرچہ روزنامہ الفضل میں شائع کیا جائے گا۔ احباب جماعت اس پرچے کو حل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس پرچے کے سوالات سکیم کے ساتھ ہی شائع ہو چکے ہیں۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید کو آپ کی ضرورت ہے!

تقسیم ہندوستان کے بعد لاکھوں خاندانوں کو اپنا گھر بار عزیز رشتہ دار اور برادری کو چھوڑ کر ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ یہاں رہائش پذیر ہونے اور اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھالنے کے لئے بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ جس میں ایک بنیادی مسئلہ دینی تعلیم و تربیت بھی تھا۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدیوں کو مذہبی روحانی اور اخلاقی اقدار کو دین حق کے معیار کے مطابق بلند تر کرتے چلے جانے کی سکیم کو وقف جدید کے نام سے حضرت مصلح موعود نے جاری فرمایا تا کہ ان علاقوں میں جو تعلیم کی یا مرکز کی آنکھ سے اوجھل ہونے کے باعث مرور زمانہ کا شکار ہونے کا زیادہ خطرہ رکھتے ہیں ان کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا ایسا عمدہ اور مستقل انتظام کیا جائے کہ ان میں روحانی زندگی کو نہ صرف برقرار رکھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے بلکہ اس زندگی میں نمو اور افزائش بھی ہو۔ حضرت مسیح موعود کی روحانی اولاد ایسے ہرے بھرے شاداب باغوں کی طرح ہو جائے جو دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہے اور فرحت دیتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے عید الاضحیہ 9 جولائی 1957ء کے خطبہ میں وقف جدید کا نام لئے بغیر تعلیم و تربیت اور رشد و اصلاح کی ایک تحریک کا ذکر فرمایا۔

میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں ...... براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ ......کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا......

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانے میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیو بند جو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔

(الفضل ربوہ 6/فروری 1958ء ص6)

اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے آغاز پر فرمایا۔

”گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہرحال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔“

(الفضل ربوہ 16/فروری 1958ء ص3)

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں۔

”میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے......اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔“

(الفضل 11 جنوری 1958ء ص2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کے سامنے وقف جدید کے مقاصد واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

”آج میں وقف جدید کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جولائی 1957ء میں حضرت مصلح موعود نے اس مبارک الٰہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں۔ پھر 1957ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں ...... آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آ جائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی، افریقہ کے ممالک سے بھی، امریکہ کے ممالک سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی......

(الفضل 12/اکتوبر 1966ء ص2)

بہرحال اس وقت حضرت مصلح موعود کو یہ نظر آ رہا تھا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر جماعت میں کم از کم ایک معلم ضرور بٹھا دیا جائے

آپ اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں۔

”میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دگنی تعداد میں واقف آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہتا تو اس وقت واقفین کی تعداد 5000 کے قریب پہنچ چکی ہوتی......

جماعتیں پکار رہی ہیں کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں مستقل واقف دو۔“

(الفضل 12/اکتوبر 1966ء ص3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو 2006ء کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

”اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہرحال ...... جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں وقف کریں اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں ...... آئندہ سالوں میں ...... واقفین نو بھی میدان عمل میں آ جائیں گے لیکن جوان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔“

(الفضل ربوہ 28 مارچ 2006ء)

پس وقف جدید کو ضرورت ہے ایسے ذی ہوش مخلص، تعلیم یافتہ، جذبہ دین سے سرشار واقفین زندگی کی جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے دنیا کی دولتوں اور آسائشوں کو ٹھکرا کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسی درویشانہ زندگی قبول کرنے کے لئے تیار ہوں جو آسودگی سے خالی ہے اور دنیاوی لحاظ سے کئی قسم کی مشکلات سے گھری ہوئی ہے۔ ایسے واقفین دنیا سے بظاہر بہتر اور ترقی کے مواقع کو ترک کر کے عمداً غربت کی زندگی اپنے اوپر وارد کریں ایسے ہی وجودوں کی حضرت مصلح موعود کو تلاش تھی۔ اس وقت دنیا کو ایسے ہی وجودوں کی بیسیوں نہیں، سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ضرورت ہے۔

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں رکشہ یونین کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور عہدیداران نے کام شروع کر دیا ہے اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل چند ضروری ہدایات تحریر کی جا رہی ہیں۔

1۔ رکشہ کرایہ پر حاصل کرنے سے پہلے رکشہ کی باڈی پر دونوں طرف کالے رنگ کے چورس ڈبے میں سفید رنگ سے یونین کا نمبر لگایا گیا ہے اس کو دیکھ لیں نیز نوٹ کر لیں کیونکہ یہ نمبر یونین کا رجسٹریشن نمبر ہے اس کا سارا ریکارڈ یونین کے دفتر میں موجود ہے۔ رکشہ میں آپ کا سامان رہ جاتا ہے یا رکشہ کے متعلق کوئی بھی مسئلہ درپیش آتا ہے تو فوراً رکشہ کی باڈی کا نمبر لکھ کر یونین کے دفتر دے دیں دفتر آپ کی ضرور مدد کرے گا۔ بغیر نمبر کے رکشہ کو تلاش کرنے میں دقت ہو گی۔

2۔ رکشہ میں بیٹھنے سے پہلے آپ کے پاس ریزگاری ہونی چاہئے۔ رکشہ والے کو روٹ سے ہٹ کر لے جانا ہو تو کرایہ پہلے طے کر لیں۔ یا پھر خود اس کی دلجوئی کریں تا کہ کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو رکشہ والے کو روٹ سے ہٹ کر جانے پر مجبور نہ کریں تا کہ رکشہ میں بیٹھی سواریاں تنگ نہ ہوں۔

3۔ جس رکشہ پر یونین کا نمبر نہ لگا ہو اس رکشہ پر بیٹھنے سے اجتناب کریں۔

4۔ رکشہ والے سے اخلاق سے پیش آئیں تا کہ وہ بھی اخلاق سے آپ کے ساتھ پیش آئے۔

(احمد سعید صدر رکشہ یونین ربوہ)

گمشدہ رسید بک

۞ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب جنرل سیکرٹری دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

محلّہ ناصر آباد جنوبی ربوہ کی رسید بک نمبر 50865 گم ہو گئی ہے۔ جس میں تقریباً 33 رسیدات جاری ہو چکی ہیں۔ براہ کرم اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے اور اگر کسی دوست کو ملے۔ تو دفتر صدر عمومی پہنچا دیں۔

الفضل سے رابطہ مضبوط کریں

۞ روزنامہ الفضل کی فیصل آباد شہر میں بحفاظت اور فوری ترسیل کے لئے ادارہ نے مکرم اصغر علی صاحب اور ان کے بیٹے مکرم کاشف علی صاحب کو اپنا ایجنٹ مقرر کیا ہے۔ ان کا ایڈریس اور فون نمبر احباب کی سہولت اور مزید خریداری کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

مکرم اصغر علی صاحب اور ان کے بیٹے مکرم کاشف علی صاحب گلی نمبر 7 کریم نگر فیصل آباد

فون نمبر: 0332-6537013

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

قرآن کریم اور چند سائنسی انکشافات

از تحریرات حضرت مسیح موعود و خلفاء کرام

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی بعض تحریرات پیش کی جارہی ہیں کہ کرہ ارض کی تخلیق اور حقائق اس طرح سائنسی تحقیقات کے ذریعے منصۂ شہود پر آرہے ہیں جیسا کہ پہلے سے قرآن کریم میں مذکور ہے کیونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور اس کے قول اور فعل میں باہم مطابقت یقینی امر ہے۔

عالم کبیر کی تخلیق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے اور حال کی تحقیقاتیں بھی اس کی مصدق ہیں کہ عالم کبیر بھی اپنے کمال خلقت کے وقت تک ایک گٹھڑی کی طرح تھا جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:......

کہ کیا کافروں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا کہ گٹھڑی کی طرح آپس میں بندھے ہوئے تھے اور ہم نے ان کو کھول دیا۔ سو کافروں نے تو آسمان اور زمین بنتا نہیں دیکھا اور نہ ان کی گٹھڑی دیکھی لیکن اس جگہ روحانی آسمان اور روحانی زمین کی طرف اشارہ ہے جس کی گٹھڑی کفار عرب کے روبرو کھل گئی اور فیضان سماوی زمین پر جاری ہوگئے"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 190 تا 192)

فرمایا کہ جسمانی اور روحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ ساتھ ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص 120)

حضرت مصلح موعود اس فقرہ "آسمان و زمین دونوں گٹھڑی کی طرح بندھے تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا" کی مختصر تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"موجودہ سائنس نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ جب کوئی نیا نظام شمسی پیدا ہوتا ہے تو پہلے وہ ایک گیند کی طرح ہوتا ہے پھر اندرونی چکر سے اس کے کنارے دور دور پھینکے جاتے ہیں اور نئے کرے بن جاتے ہیں جو اندرونی محور کے گرد چکر لگانے لگ جاتے ہیں اور ایک نیا نظام شمسی بن جاتا ہے"۔

(تفسیر صغیر فٹ نوٹ سورۃ انبیاء آیت 31)

پیدائش عالم کی حقیقت

سورۃ انبیاء آیات 31 تا 32 کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے پس ہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا ہے پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تا ایسا نہ ہو کہ وہ (یعنی زمین) ان (یعنی اہل زمین) سمیت شدید زلزلہ میں مبتلا ہو جائے اور ہم نے زمین میں کھلے کھلے راستے بھی بنائے تا کہ یہ لوگ ان کے ذریعہ سے مختلف مقامات تک پہنچیں"۔ (سورۃ الانبیاء آیات 32،31)

سورۃ الانبیاء آیت 31 میں فرماتا ہے کہ کیا ان کافروں کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو چیر کر الگ کر دیا اس میں پیدائش عالم کی ایک ایسی حقیقت بیان کی گئی ہے جو اس صدی سے پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھی اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی کرہ فلکی تیار ہوتا ہے تو اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ ذرات کا ایک وسیع ڈھیر فضا میں جمع ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ سمٹنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کے درمیان ذرات کچھ زیادہ سمٹ جاتے ہیں تو وہ چکر کھانے لگ جاتے ہیں اور ان کے اردگرد کا مادہ دھکا کھا کر دور جا پڑتا ہے اس طرح پیدا ہونے والے نظام ہائے فلکی میں سے ایک نظام شمسی ہے جس میں ہمارا کرہ ارض واقع ہے نظام شمسی کے عالم وجود میں آنے کے متعلق جتنے بھی نظریات سائنسدانوں نے آج تک پیش کئے ہیں اُن میں کم و بیش اس حقیقت کا اقرار موجود ہے کہ کرہ ارض اپنی موجودہ شکل سے پہلے سورج یا سورج جیسے ایک ستارے کا حصہ تھا۔ تازہ ترین نظریہ جس کی تصریح فریڈ ہائل (کیمبرج یونیورسٹی) نے کی ہے یہ ہے کہ یہ ستارہ ہمارے سورج کا ہمراہی ایک Super Nova تھا اور اس کے پھٹنے سے سیارے عالم وجود میں آئے حتیٰ کہ زمین ایک علیحدہ وجود کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ زمین میں سے بعد میں پانی کے بخارات پیدا ہوئے اور پانی کے وجود سے آگے زندگی کا وجود پیدا ہوا۔ (دی نیچر آف دی یونیورس مصنفہ فریڈ ہائل ص 69 تا 90 و دی یونیورسٹی سرویڈ مصنفہ ہیرلڈ رچرڈس ص 94 تا 109)

اللہ تعالیٰ انہی حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کیا اس نظارہ کو دیکھ کر یہ ایمان نہیں لاتے آخر دنیا کیوں بار بار پیدا کی جارہی ہے کیونکہ زندگی پیدا کرنے کے لئے بادلوں سے پانی اتارا جاتا ہے دنیا کا بار بار پیدا کرنا اور بادلوں سے متواتر پانی کا اترنا اور اس سے زندگی کا پیدا ہونا بتاتا ہے کہ یہ دنیا بلاوجہ نہیں پیدا ہوئی اس کو کسی بڑی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے روحانی پانی کا آسمان سے اترتے رہنا بھی ضروری ہے تا کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنی روحانی زندگی کے لئے اس سے سامان حاصل کرتے رہیں۔

آیت 32: فرماتا ہے ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ہیں تا کہ وہ انسانوں سمیت تہ و بالا نہ ہو جائے یعنی پہاڑوں کی غرض یہ ہے کہ زمین اپنی تمکنت کی حالت پر قائم رہے کیونکہ علم طبقات ارض سے ثابت ہے کہ زمین اندر سے اب تک بھی گرم ہے لیکن شروع پیدائش میں زیادہ گرم تھی یعنی تغیرات کے نتیجہ میں جب زمین کی گرمی نے اندر کی چھپی ہوئی چٹانوں کو گلا دیا اور بہت سی گیس پیدا ہوگئی تو گیس نے زور مار کر باہر نکلنا چاہا اور اس نکلنے کی کوشش سے زلزلہ آیا اور آتش فشاں پہاڑ پھوٹے۔ اسی طرح پہاڑوں کے عالم وجود آنے میں زمین کے اندرونی حصہ کی سطح پر قشری حصوں کے توازن (Isostasy) کو بھی دخل ہے اس لحاظ سے پہاڑ گویا سطح زمین کے توازن کا ذریعہ بھی ہیں اور زمین کے اندر پیدا ہونے والے معمولی تغیرات کو زمین کی سطح پر کسی بڑے انقلاب کا موجب بننے سے روکتے ہیں سوائے ایسے استثنائی واقعات کے جو زمین پر ایک قیامت کی طرح وارد ہو سکتے ہیں اور جن کا ثبوت کرہ ارض کی گزشتہ تاریخ سے ظاہر ہے جو زمین ہی کے موجودہ آثار سے معلوم ہوئی ہے پس پہاڑ زمین کو تہ و بالا ہونے سے بچاتے بھی ہیں اور ان کے بعض حصے آتش فشانی کی شکل میں زمین کی اندرونی طاقتوں کا نقشہ بھی پیش کرتے رہتے ہیں (دیکھو مارولز اینڈ مسٹریز آف سائنس مصنفہ ایلی سن ہاکس ایف آر اے ایس زیر عنوان کرسٹ آف دی ارتھ نیز دیکھیں انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا زیر عنوان جیالوجی)

(تفسیر کبیر جلد پنجم ص 515،514)

زمین میں پانی کا اہم کردار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین وہ ہے کہ جس کے اندر جعلنا من الماء...... کہ جس میں ہم نے ایک ایسا پانی پیدا کیا ہے جس پر حیات کا مدار ہے یعنی ہر دنیوی مخلوق کی زندگی کا انحصار پانی پر ہے یہ زندگی شجر کی ہے تب بھی اور اگر حجر کی ہے تب بھی اس کا مدار پانی پر ہے پتھروں کے ذرے آپس میں نمی کی وجہ سے مل کر ٹھوس شکل میں نظر آتے ہیں اگر ان میں نمی نہ ہو تو یہ ریزہ ریزہ ہو جائیں یہ ہیرا ہیرا نہ رہے۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہے جس کی بدولت دنیا کی ہر چیز حیات پاتی ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی وجہ سے یہ جلوہ معرض تعطل میں پڑ جائے تو پانی کے بند ہو جانے سے اجزائے عناصر میں ایسا انتشار پیدا ہو جائے کہ جس سے زندگی اور بقا ممکن ہی نہ رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زمین وہ ہے جس میں الماء جاری کیا خالی ماء نہیں فرمایا بلکہ الماء کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ یہ پانی اپنے اجزاء کے لحاظ سے وہ مخصوص پانی ہے جس پر حیات اور اس کی بقا کا مدار ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین صرف وہ نہیں جس میں ہم نے پانی پیدا کیا بلکہ زمین وہ ہے جس میں ہم نے پانی کی مناسب تقسیم کا سامان بھی پیدا کیا ہے اور زمین کو Pollute (گندہ) ہونے سے محفوظ رکھنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ صاف پانی اور گندے پانی کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی۔ اگرچہ وہ نظر نہیں آتی لیکن درحقیقت صاف اور گندے پانی کے درمیان ایک دیوار یا حد فاصل قائم ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ نے زمین کی تعریف یہ ہی کی ہے کہ جس میں ایسے مختلف اجزاء پر مشتمل پانی ہو جس پر زندگی کا سارا دارومدار ہو پھر ایک طرف اس کی صفائی کا انتظام کیا گیا ہو اور دوسری طرف اس کی مناسب تقسیم کا بھی انتظام کیا گیا ہو ہمیں صفات باری کے یہ مخصوص جلوے جس وجود میں نظر آرہے ہیں قرآن کریم اس کو الارض (یعنی زمین) کہتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 5 ستمبر 1969 خطبات ناصر جلد دوم ص 832،831)

زمین گول ہونے کا ثبوت

حضرت خلیفہ اول والیل اذا عسعس (التکویر: 19،18) رات گئی اور صبح نمودار ہوگئی کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ عسعس کے الفاظ سے زمین کا گول ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک طرف سے ظلمت روشنی پر چڑھی چلی آتی ہے تو ساتھ ہی دوسری طرف سے پیچھے سے روشنی ظلمت پر سوار ہو رہی ہے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک زمین گول نہ مانی جاوے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 335)

زمین پر خوراک کا مسئلہ

حضرت مصلح موعود سورۃ حم السجدہ آیت 11 کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ ایک زمانہ میں زمین کو پوری غذا پیدا کرنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا مگر اللہ اس کا رد کرتا ہے اور فرماتا ہے ہم نے زمین میں ایسے سامان پیدا کر دیئے جن کی وجہ سے وہ حسب ضرورت غذا دے گی خواہ زمین سے نکال کر یا نئی غذا کے ایجاد ہونے سے یا آسمانی شعاعوں کی مدد سے۔ لاکھ آدمی بھی سوال کریں تو ہمارا جواب یہی ہوگا۔ چنانچہ غذا کا مسئلہ دنیا میں کوئی دو سو سال سے مختلف ممالک میں زیر بحث چلا آرہا ہے۔

ایک دفعہ مسٹر کپور جو پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر غذا تھے مجھ سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور میں نے قرآنی آیات سے ان کو غذا کا معاملہ سمجھایا تو بہت حیران ہوئے اور خواہش کی کہ یہ آیات مجھے لکھ کر دی جائیں چنانچہ میں نے ان کو لکھوا دیں"۔

(فٹ نوٹس تفسیر صغیر ص 629 ایڈیشن 1990ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"یہاں یہ مضمون بیان ہو رہا ہے کہ زمین میں جو خوراک کا نظام ہے وہ چار ادوار میں مکمل کیا گیا ہے اور پہاڑوں کے قیام نے اس میں مرکزی کردار ادا کیا ہے پھر اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کے اوپر کا آسمان ایک دھوئیں کی سی صورت میں تھا۔ یہ دھواں دراصل ایسے

بخارات کی شکل میں تھا جو زمین کے قریب کے سات آسمانوں سے بھی بہت بلند تر تھا اور بار بار جب وہ بخارات زمین پر برستے تھے تو گرمی کی شدت کے باعث پھر دھواں بن کر آسمان کی بلندیوں میں عروج کر جاتے تھے ایک بہت لمبے عرصے تک زمین کی یہ کیفیت رہی اور بالآخر وہ پانی زمین پر برس کر سمندروں کی صورت میں زمین پر پھیل گیا جہاں سے بخارات کی صورت میں چڑھ کر پہاڑوں سے ٹکرا کر پھر واپس زمین پر برسنے لگا اس کے بعد دو ادوار میں زمین کے قریب کے سات آسمان مکمل کئے گئے اور آسمان کی ہر تہہ کو گویا معین حکم دے دیا گیا کہ تم نے یہ کام سرانجام دینا ہے۔ آج سائنسدان زمین کے گرد سات طبقوں میں بٹے ہوئے آسمان کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے ہر طبقے کا ایک معین کام بیان کرتے ہیں جس کے بغیر زمین پر انسان کی بقا ممکن نہیں تھی اور یہ سارے آسمانی طبقات زمین اور اہل زمین کی حفاظت پر ہی مامور ہیں۔"

(تعارفی نوٹس سورۃ حٰم السجدہ ص 848,847)

مخالفت موجب ترقی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجہ میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے ...... کی تھی وہ بے ساختہ کہنے لگے مجھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے ...... کی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حیرت سے فرمایا وہ کس طرح؟ وہ کہنے لگے میں مولوی صاحب کا اخبار اور ان کی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ اور میں ہمیشہ دیکھتا کہ ان میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ہوتی تھی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں خود بھی تو اس سلسلہ کی کتابیں دیکھوں کہ ان میں کیا لکھا ہے اور جب میں نے ان کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو میرا سینہ کھل گیا اور میں بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔ تو مخالفت کا پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے الٰہی سلسلہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت میسر آ جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 487)

مکرم محمد افضل اکبر صاحب

تربیت اولاد کے سنہری اصول

اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ انسانوں کو عطا فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرماتا ہے تو اس کی تربیت دینی احکام کی روشنی میں کرنی چاہئے۔ دین والدین کے لئے سنہری تعلیم بھی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے مومنو۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ ایسے کام کرو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں اور ان سے بچو جو انسان کو آگ کی طرف لے جائے۔ ان کی اچھی تربیت اور اچھے اچھے کام سکھاؤ۔

(سورۃ تحریم)

نیک اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں دعا سکھائی ہے۔ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا۔ (سورۃ الفرقان)

تربیت اولاد کے سنہری اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا اصول

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو دائیں کان میں نداء اور بائیں کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ دین حق نے شادی میں بیوی کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل تعلیم دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

عورت کے انتخاب کے لئے چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ مال کو، بعض حسب ونسب کو۔ بعض خوبصورتی کو اور بعض دین کو دیکھتے ہیں۔ بہر حال دین کو مقدم رکھنا چاہئے۔ (بخاری)

دوسرا اصول

اچھا نمونہ پیش کرنا۔ کسی بزرگ سے پوچھا کہ بچوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے۔ کیا کیا جائے۔ فرمایا ذاتی نمونہ۔ ذاتی نمونہ۔ ذاتی نمونہ۔

تیسرا اصول

شروع سے ہی نماز، قرآن اور دینی تعلیم دی جائے۔ حدیث میں آتا ہے۔

اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو سختی کریں اور الگ الگ بستروں میں سلاؤ۔ (ابوداؤد)

چوتھا اصول

بچوں میں خودداری اور خود اعتمادی اور عزت نفس کا احساس پیدا کیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں بن سکتے۔ حدیث میں آتا ہے۔

اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کو اچھا ادب سکھاؤ۔

(ابن ماجہ)

پانچواں اصول

اخلاق بچپن میں پیدا کرنے چاہئیں۔

1۔ خلق۔ عفت وجنسی پاکیزگی پیدا کرنی چاہئے۔

2۔ سچ بولنا ہے حکم ہے کہ جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو۔ (سورۃ الحج)

3۔ نماز باجماعت اور دعا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت اور پاکیزگی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

نماز باجماعت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے۔

میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔

نمازوں میں باقاعدگی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

1۔ قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو۔"

2۔ "بچوں کی ایک شاخ ہونی چاہئے اور ان کے نگران مقرر ہونے چاہئیں ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں۔"

3۔ "ایسے لوگوں کے سپرد بچوں کی نگرانی کی جائے اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں۔ پریڈ کرائیں اور اس طرح کے اور کام ان سے لیں جن کے نتیجے میں محنت کی عادت، سچ کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے۔"

(الفضل 18 جون 1965ء)

جماعتی کاموں میں حصہ لینا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے اور روح القدس کا انعام پاوے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83)

☆قرآن کریم کا پڑھنا اور سمجھنا۔

☆ایک دوسرے کی ہمدردی۔

قرآن کریم میں حکم ہے۔ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی۔ جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ

مومنین آپس کی نرمی کی وجہ سے اور محبت کی وجہ سے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے تابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆صحبت کا اثر ہوتا ہے بچے کو اپنے دوست خود نہ چننے دیئے جائیں۔ بلکہ ماں باپ چنیں۔

☆بچوں سے ادب سے کلام کرنا چاہئے۔

☆بچوں کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا ازالہ کریں۔

☆بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچانا چاہئے۔

☆ بچہ کو آداب وقواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہئے۔

☆ بچہ کو ورزش کا بھی عادی بنائیں اور اسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

☆ سادہ زندگی بسر کرنا اور فیشن پرستی سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☆ امیر اپنے بچوں کو جیب خرچ زیادہ دے دیتے ہیں۔ اس سے آوارگی پیدا ہوتی ہے۔ غریب اگر کوئی چیز گھر میں لائیں۔ تو پہلے بچوں کو دیں پھر خود کھائیں۔ اگر بچے کی ضروریات دوسرے سے لے کر پوری کریں گے تو بچہ کے اندر صبر وقناعت کا مادہ نہیں پیدا ہو گا بلکہ حرص اور بڑھ جائے گی۔

☆ بے جا محبت کی وجہ سے بچوں کے بے جا آرام وآسائش کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان کو سختی اور مشقت کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔

(ماخوذ از منہاج الطالبین)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں "اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے کام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں۔"

(خطبہ جمعہ 4 مئی 1945ء)

مجموعی تربیت کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

خبردار تمہارے تمام لوگ نگران ہیں اور تمام لوگ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہیں اور جو شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے۔ وہ اس کا جوابدہ ہے اور وہ عورت اپنے خاوند اور بچوں اور گھر کی نگران ہے اور وہ اس کی جوابدہ ہے اور وہ شخص جو اپنے آقا کے مال کا نگران ہے وہ اس کا جوابدہ ہے لہٰذا تمام لوگ اپنی اپنی جگہ جوابدہ ہیں۔ پس ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ سب کی اولاد کو نیک اور خادم دین بنائے اور خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے آمین

☆☆☆

نیکی کرنے اور برائی سے رکنے کی دینی لحاظ سے تشریح وفلاسفی

ایک پُرامن معاشرہ کے قیام کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انتہائی ضروری ہے

محترم کریم ظفر ملک صاحب ابن حضرت مولانا ظہور حسین صاحب

خاکسار اس موضوع کو اس وقت اس لیے قلمزن کر رہا ہے کہ خاکسار کے نزدیک اہل زمانہ اس عظیم ذمہ داری سے اس وقت غفلت برت رہے ہیں۔ دینِ حق جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کامل اور دین فطرت قرار دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار حقوق رکھے ہیں جن میں سے حقوق العباد بھی ہیں۔

اس وقت جس امر کی طرف خاکسار توجہ دلانا چاہتا ہے یہ اسی زمرہ میں آتا ہے کیونکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے ’’اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا‘‘ یعنی اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

پیارے آقا کے اس ارشاد پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ ہم اپنے مظلوم بھائی کی مدد کریں مگر اس ارشاد کی سمجھ نہیں آئی کہ ظالم بھائی کی مدد کرو، آخر یہ کیسے مدد ہوگی؟ اس پر آنحضور ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ اپنے ظالم بھائی کو ظلم سے روک کر اس کی مدد کرو۔ یعنی ظلم سے روکنے سے وہ لوگوں کے حقوق تلف کرنے اور عوام الناس کو نقصان پہنچانے سے بچے گا اور اس طرح وہ مورد غضب الٰہی نہ بنے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا وارث بن کر اس کی جنت النعیم کا وارث قرار دیا جائے گا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کا یہ ارشاد آبِ زر سے لکھا جانے کے قابل ہے۔ کیا خوب فرمایا ’’اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔‘‘ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خیر امت کے افراد کی ایک علامت یہ قرار دی ہے کہ وہ معروف باتوں کا حکم دینے والے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔

(آل عمران: 111)

قرآن کریم میں دوسرے مقام پر فرمایا:

مومنوں کی شان یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر سے کام لیتے ہیں۔

(آل عمران: 115)

ان ہر دو آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک پُرامن معاشرہ کے قیام کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انتہائی ضروری چیز ہے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا اور معروف باتوں کا حکم نہیں دیتا اور ناپسندیدہ باتوں سے منع نہیں کرتا۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ۔ باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان)

نیکی کرنے اور برائیوں سے روکنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے۔ اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کھولنا سخت گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 282,2481)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ میں نے آٹھ پہر میں لوگوں کی بھلائی کے لیے کیا کام کیا ہے۔ ...... کا منشاء ہی یہی ہے کہ لوگوں کی بھلائی کے لیے جان تک لڑا دی جائے۔ سرہندی بزرگ نے لکھا ہے کہ جب رات کو سفر کرنے لگتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ اپنے فرض منصبی کو کہاں تک ادا کیا ہے گویا حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پر عمل فرماتے تھے‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 520)

خاکسار نے ابتدا میں جو آیت آل عمران: 111 پیش کی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری یہ ذمہ داری ہے کہ تم لوگوں کو نیک کام کرنے، معروف کام کرنے کا حکم دو اور بُرے افعال کے کرنے سے روکو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اچھے لوگ اس لیے ہو کہ صرف اپنے متعلق یا اپنے بیوی بچوں کے متعلق نہیں سوچتے یا اپنے خاندان کے متعلق یا اپنے قبیلے کے متعلق یا صرف اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق نہیں سوچتے، بلکہ یہ سوچ رکھتے ہو کہ کوئی شخص چاہے وہ کسی خاندان کا ہو، کسی قبیلہ کا ہو، کسی ملک کا ہو تم نے ہر ایک سے نیکی کرنی ہے اور ہر ایک کا دل جیتنا ہے اور یہ تم پر فرض ہے کہ اس کا دل جیتنے کے لیے کبھی کسی سے کسی قسم کی برائی نہیں کرنی، بلکہ تمہارے ہر عمل سے محبت ٹپکتی ہو اور یہ سب کام تم نے اس لیے کرنے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کے بغیر تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ ...... کا بہترین فرد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ نیک عمل کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو۔ جب اپنے عمل ایسے بناؤ گے تبھی تم دوسروں کو نیکیوں کا حکم دے سکتے ہو اور برائیوں سے روک سکتے ہو۔ ورنہ تو جب بھی تم اصلاح کی کوشش کرو گے تو تمہیں یہی جواب ملے گا کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنی اصلاح کرو۔ پس خیر امت نہ لوگوں کو دھوکہ دے کر بنا جا سکتا ہے اور نہ خدا کو دھوکہ دے کر بنا جا سکتا ہے۔ اس لیے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے، جماعت کو مضبوط کرنے کے لیے اچھی باتوں کو اپناؤ اور پھر آگے پہنچاؤ اور جب ایسے عمل نیکیوں پر چلتے ہوئے اور برائیوں سے بچتے ہوئے انجام پا رہے ہوں گے تو پھر (-) میں آسانی ہوگی اور جماعت کے اندر بھی بہترین تربیت ہو رہی ہوگی کیونکہ نیکیوں کو رائج کیا جا رہا ہوگا اور برائیوں سے روکا جا رہا ہوگا۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 281,280)

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارہ میں فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو، تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب الفتن، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر)

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ارشادات میں جو قرآنی آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے وہ ہمیں ہر قسم کی برائی سے خود رکنے اور دوسروں کو روکنے کا کہتی ہے اور یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ہم اس سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک عملاً اس کو سرانجام نہ دیں۔ اس کام کے لیے دین میں آنے کے بعد مداہنت سے روکنا، شرک سے اجتناب کرنا، کذب بیانی سے اجتناب کرنا، بدنظری سے پرہیز کرنا، زنا سے کُلّی اجتناب کرنا، مخلوق خدا کو ہر طرح سے امن فراہم کرنا غرض وہ ساری نیکیاں آ جاتی ہیں جن کا سیدنا حضرت مسیح موعود نے دس شرائط بیعت میں ذکر فرمایا ہے۔ اس کے لیے ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پر مشتمل کتاب ’’شرائط بیعت‘‘ کا مطالعہ کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا بڑا مفید رہے گا۔ چنانچہ اس عاجز کی رائے میں ہم میں سے ہر احمدی کو اس کتاب کو سوچ سوچ کر پڑھنا چاہئے اور اپنے ایسے دوستوں کو جو جماعت کا تعارف چاہیں پڑھانا چاہئے۔ ہمیں فی الحقیقت ویسے احمدی بننا چاہئے جیسے احمدی بننے کا تقاضا ہم سے سیدنا حضرت مسیح موعود نے دس شرائط بیعت میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار نے چند سطور قبل اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں ’’شرائط بیعت‘‘ کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آتے وقت جو ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس عہد پر قائم رہ کر اپنی زندگی بسر کرنے والے بنیں گے، اس پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے۔ اس وقت ان میں سے صرف دو کا میں ذکر کرتا ہوں۔ نمبر 1 سچائی کو اختیار کرنا اور جھوٹ سے بچنا۔ نمبر 2 بنی نوع انسان کی ہمدردی کرنا۔

1۔ سچائی کو اختیار کرنا اور جھوٹ سے اجتناب کرنا۔ یہ امر اس قدر ضروری ہے کہ اگر انسان اس کو اختیار کر لے تو متعدد معاشرتی خرابیوں سے بچ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ یعنی وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں۔ (بنی اسرائیل: 37) یعنی عدم علم کے باعث کوئی بات کرنا بس کذب بیانی کی طرح ہے۔ اس سے پرہیز کرو۔

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زندگی میں ہم اگر دیکھیں تو ہمیں کوئی ایک بھی صحابی ایسا نظر نہیں آئے گا جو اپنے عہد بیعت پر قائم ہو اور اس قبیح فعل یعنی جھوٹ کا مرتکب بھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور ﷺ نے ان کو اچھی طرح احکام الٰہی سمجھائے ہوئے تھے اور وہ آنحضور ﷺ سے کیے ہوئے اس عہد پر کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت سننے اور اطاعت کرنے کے عہد پر کی تھی۔ اس حدیث کا اگلا حصہ یہ ہے کہ

’’یہ اطاعت ہماری پسند اور ناپسند دونوں صورتوں پر حاوی تھی‘‘۔ یہ نہیں تھا کہ بات مطلب کی ہوئی تو مان لی ورنہ عہد کا پاس نہ کرتے ہوئے اپنی راہ لی۔ آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ جھوٹ سے نفرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:۔

’’منافق کی چار علامتیں ہیں۔ (1) جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ (2) جب بات کرتا ہے جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ (3) جب عہد کرتا ہے بدعہدی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ (4) جب کسی سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔‘‘

(ریاض الصالحین باب تحریم الکذب)

اس حدیث کو بنظر غور دیکھیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جھوٹ منافق کی علامتوں میں سے ایک ہے۔ اب کون سمجھدار، دانا اور دانشمند یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مولیٰ کے ہاں جھوٹا ٹھہرے اور

منافقوں میں سے شمار کیا جائے۔ اس لیے ہر کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ جھوٹ سے اجتناب کرے۔ اسی طرح باقی تین علاماتِ نفاق سے بھی کنارہ کرے اور یہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایک شخص گو دنیا کی نظر میں مومن ہو مگر خدا کی نظر میں مومن نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے رسولؐ نے اس کی دی ہوئی تعلیم سے ہمیں یہ بتا دیا کہ مومن بننے کے لیے ہمیں یہ چار بُری باتیں چھوڑنا ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود جھوٹ کی نسبت فرماتے ہیں:

”حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار دنیا دار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گزارہ نہیں ہوسکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست ہی کو سمجھتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 244,243)

حضرت مسیح موعود نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

”بدی کے ارتکاب میں سے جھوٹ بولنا سب سے زیادہ آسان اور جلدی ہوسکنے والا ہے۔ کیونکہ زنا، چوری وغیرہ کے واسطے قوت، مال، ہمت، دلیری چاہئے۔ مگر جھوٹ کے واسطے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ صرف زبان ہلا دینی پڑتی ہے۔ باوجود اس کے صحابہؓ میں جھوٹ ثابت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے بھی جھوٹ نہیں بولا“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 535)

فی زمانہ ایک عام بیماری یہ پیدا ہوگئی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو بلاتحقیق آگے بیان کر دیا جاتا ہے جو بسا اوقات معاشرے میں بدامنی پیدا کرنے کا اور نقضِ امن کا موجب ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلہ میں فرمایا:

یعنی کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بلاتحقیق آگے بیان کرتا چلا جائے۔

(ریاض الصالحین باب الحث علی التثبت فیما یقولہ وتحکیہ)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے امن عامہ کو قائم رکھنے اور معاشرے کو بدامنی سے بچانے کا ایک قاعدہ ہمیں بتا دیا ہے۔ اس پر ہمیں خود بھی عمل کرنا چاہئے اور اپنے زیرِ اثر لوگوں کو بھی اس پر عمل کروانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اگر یہ ہوسکے تو معاشرہ کے حسین اور پُرامن ہونے کی ایک راہ کھل جائے گی۔

(2) دوسری بات شرائط بیعت میں سے جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی ایک بڑا وسیع مضمون ہے۔ اس میں ہر مومن، غیر مومن، لامذہب، صحت مند، جسمانی معذور، ذہنی لحاظ سے معذور، نابینا افراد اور دیگر طرح طرح کے عوارض میں مبتلا افراد آجاتے ہیں۔ یہ دائرہ کار بڑا وسیع ہے۔ مگر اس ہمدردی کے سب سے زیادہ اہل ہمارے قرب و جوار میں رہنے والے ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے افراد ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کو جو کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا اس میں اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کی شانِ بلند بیان فرمائی ہے کہ وہ کفار کے مقابلہ پر جب ڈٹ جاتے ہیں تو شدید ترین حریف ثابت ہوتے ہیں مگر جب ان کے آپس کے تعلقات دیکھیں تو وہ ایک دوسرے سے رحم و کرم کا سلوک کرنے والے ہیں۔

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:۔

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کی کمر پیچھے یعنی غیر موجودگی میں برائی نہ بیان کرو، بالفاظ دیگر غیبت سے کام نہ لو، باہم قطع تعلقی سے کام نہ لو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور یہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تک پہلوتہی کرے۔ یعنی اس سے گفتگو ترک کرے۔

(ریاض الصالحین۔ باب النھی عن التباغض والتقاطع والتدابر)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ جو آداب سکھائے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کے بعد باہمی بھائی چارے پر مبنی ایک معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مذہب و فرقہ کی بنا پر جو ملک و ملت میں ان دنوں نفرتیں پل رہی ہیں ختم ہوسکتی ہیں۔ تمام لوگ بھائی بھائی بن سکتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے قرون اولیٰ میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پُرامن جنت نظیر معاشرہ قائم فرمایا تھا۔ اے کاش اس پر تمام پاسبان حرم عمل پیرا ہوں۔ ایسا ہو جانا ایک خوش بختی ہے اور یوں کرنا رضائے الٰہی کو اپنے لیے مقدر کرنے کے مترادف ہے اور یہ سراسر اپنے سر کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے اسوہ پر چلانے کا طریق ہے۔ کاش سب کو نصیب ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”وہ لوگ خوش وقت ہیں جو سب کچھ چھوڑ کر خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں اور خدا کی پرستش میں مشغول ہوتے ہیں اور خدا کی تعریف میں لگے رہتے ہیں اور خدا کی راہ کی منادی کے لیے دنیا میں پھرتے ہیں اور خدا کے آگے جھکے رہتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ وہی مومن ہیں جن کو نجات کی خوشخبری دی گئی ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 422)

ہمدردیٔ خلق کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم خلق اللہ کو ہر طرح کا امن دینے والے ہوں۔

معاشرے میں دوسرے کو تکلیف پہنچانے کے دو ہی طریق ہیں۔ یا زبان کے ہلانے سے کسی کو تکلیف دی جاتی ہے۔ مثلاً اسے کوئی تکلیف دِہ بات کر دی، اس کی غیبت کی، اس کی بدخوئی کی یا ہاتھ سے کسی کو تکلیف دی جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے کسی شخص کے مومن ہونے کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے یا یوں کہیں کہ کامل مومن ہونے کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ امن و سلامتی میں رہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود خدمت خلق کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میرا مقصود و مطلوب اور خواہش خلق خدا کی خدمت کرنا ہے۔ یہی ہمارا کاروبار ہے اور ہمارا زندگی بسر کرنے کا یہی رسم و راہ ہے یعنی طریق کار ہے۔

آخر پر خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

”ہم جو احمدی ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں مسیح موعود کی بیعت کی ہے، آپ کو مانا ہے، ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ہر قسم کی خیانت سے بھی بچنا چاہئے، جھوٹ سے بھی بچنا ہے، دوسری برائیوں سے بھی بچنا ہے اور نہ صرف بچنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور ایک مومن کی جو اللہ تعالیٰ نے نشانی بتائی ہے، اس نشانی کے مطابق ان برائیوں سے دوسروں کو بھی بچانا ہے اور ان کو بھی نیکیوں کی تعلیم دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے دائرے میں اس عمل کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو مضبوط احمدی بنائے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ (آمین)

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 290)

امام ابوحنیفہؒ۔ امام اعظم اور فقہ حنفی کے بانی

امام ابوحنیفہ 699ء (80ھ) میں کوفہ کے ایک معزز تاجر ثابت کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام نعمان کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ ان کے پیروکار حنفی کہلاتے ہیں۔ پہلے علم کلام پڑھا۔ پھر فقہ کی تعلیم اپنے استاد حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کی۔ قرآن و حدیث کی تعلیم کے لئے مختلف مقامات کا سفر اختیار کیا۔ جب ان کے پہلے استاد حماد کا انتقال ہوگیا تو یہ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔

امام اعظم اپنے وقت کے فقید المثال عالم اور فقیہ تھے۔ مسلمانوں کے چار مکاتب فقہ یعنی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی میں سے ایک مکتب فقہ آپ ہی سے منسوب ہے۔ آپ بڑے معاملہ فہم اور ذہین تھے اور ان کا مسلک اول قرآن و سنت تھا۔ ان کے شاگردوں میں امام محمدؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام زفرؒ قابل ذکر ہیں۔

آپ کا ذریعہ معاش ریشمی کپڑا بنانا اور اس کی تجارت کرنا تھا۔ اس وقت آپ باطنی علوم کی طرف اس قدر مائل نہ تھے۔ ایک مرتبہ آپ کوفہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ اس دور کے مشہور امام شعبیؒ نے انہیں اس غرض سے روکا کہ کوئی طالب علم ہے کچھ علم و حکمت کی بات کی جائے لیکن معلوم کرنے پر واضح ہوا کہ آپ ایک تاجر ہیں۔ لہٰذا امام شعبیؒ نے آپ سے فرمایا کہ میں تم میں علم و حکمت کے وہ جوہر دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم ان کو بروئے کار لاؤ تو تمہاری ذات سے اللہ کی مخلوق بہت فیض حاصل کرے گی۔ امام شعبیؒ کی نصیحت نے ایسا کام کیا کہ ابوحنیفہ کو امام ابوحنیفہ بنا دیا۔

امام ابوحنیفہ تنگ نظروں کے سخت مخالف تھے اور دین کے معاملات میں توازن اور وسعت نظر ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ تمام عمر علم دین کی اشاعت میں صرف کر دی۔ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے جس کے باعث کافی خوشحال تھے۔ امام صاحب بڑے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ علم کے بغیر دین کی کوئی بات نہ کہتے تھے۔ بندوں کی فلاح و بہبود ان کا اولین منشور تھا۔ عبادت خداوندی میں اکثر مشغول رہتے۔ حاضر جوابی میں آپ کو بے پناہ ملکہ حاصل تھا۔

ان کا عہد سیاسی شورشوں اور بدامنیوں کا زمانہ تھا۔ یزید بن عمر نے گرتی ہوئی اموی سلطنت کو سہارا دینے کے لئے حضرت امام سے درخواست کی کہ وہ عہدہ قضا قبول کرلیں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس وجہ سے آپ پر بہت سختیاں کی گئیں۔ امام صاحب نے کتاب الآثار مرتب کی۔ علاوہ ازیں بڑی محنت سے فقہ کی تدوین کی۔ ابوحفص کبیرؒ کا کہنا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کم ازکم چار ہزار اشخاص سے احادیث روایت کی ہیں۔

جب عباسی برسرِ اقتدار آئے تو ان کے مظالم سے دشمن تو دشمن دوست بھی نہ بچ سکے۔ خلیفہ المنصور کے زمانے میں محمد نفس زکیہ کے بھائی ابراہیم نے علم بغاوت بلند کیا تو حضرت امام ابوحنیفہ نے بھی ان کی تائید و حمایت کی۔ المنصور نے کامیابی کے بعد امام صاحب کو بلایا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا جسے آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ 146ھ میں المنصور نے آپ کو قید کر دیا۔

آپ نے قید میں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی قید و بند کی حالت میں 150ھ میں آپ کو زہر دے دیا گیا اور وفات پائی۔ شہر کے قاضی حسن بن عمارہ نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کی نماز جنازہ میں تقریباً 50 ہزار افراد نے شرکت کی۔ 6 بار آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور عصر کے بعد آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ نے وصیت کی تھی خیزران کے مقبرے میں دفن کیا جائے لہٰذا ایسا ہی کیا گیا۔ ان کے ایک صاحبزادے حماد بڑے عالم فاضل تھے۔

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد صادق ندیم صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی عزیزہ صباحت ندیم واقفہ نو بنت مکرم محمد اکبر ندیم صاحب نے مورخہ 6/اپریل 2009ء کو بعمر 5 سال 10 ماہ میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ 7/اپریل 2009ء کو تقریب آمین خاکسار کے گھر 2/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے بچی سے قرآن کریم سنا۔ بچی کو قرآن کریم اس کی والدہ نے نہایت محنت سے پڑھایا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب گھمن ناصر آباد غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی آنکھیں قرآن کریم کے نور سے ہمیشہ روشن رکھے۔ آمین

کینیا میں ہیضہ کی وباء اور جماعت احمدیہ کی بروقت امداد

۞ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

مارچ 2009ء میں مشرقی افریقہ کے ملک کینیا کے چار صوبوں، Rift Valley, Nyanza, Western, Eastern میں ہیضہ کی وباء پھوٹ پڑی تھی۔ ابتدائی رپورٹس کے مطابق 400 سے زیادہ افراد اس مرض میں مبتلا تھے اور چھ اموات کی خبر تھی اور جگہ جگہ سے نئے لوگوں کو الٹیاں اور اسہال کی تکلیف کی شکایات مسلسل آ رہی تھیں۔ ایسے میں ضروری تھا کہ گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ دیگر تنظیمیں بھی آگے آئیں اور حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

چنانچہ مجلس نصرت جہاں کے تحت خدمت بجالانے والے مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ ہسپتال شیانڈا کینیا نے 24 مارچ کو ایک وفد کے ہمراہ ڈسٹرکٹ Mumias کے پبلک ہیلتھ آفیسر Dr. Oyoko سے ملاقات کی اور وباء پھوٹنے پر اظہار ہمدردی کیا اور جماعت کی طرف سے امداد کے طور پر Ciprofloxacin 500mg کی 5 ہزار گولیاں اور Antacid Tablets دس ہزار کی تعداد میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔

یہ ادویات 26 مارچ کو ہیلتھ آفیسر کے دفتر میں حاضر ہو کر انہیں پیش کر دی گئیں۔ جو موصوف نے شکریہ کے ساتھ وصول کیں اور جماعت کی اس بروقت مدد کو تہہ دل سے سراہا۔

دفتر اول میں شمولیت کا شرف

۞ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے دفتر اول تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والے بزرگوں کو تا ابد یاد رکھنے کے لئے ان کے ورثاء کو فرمایا۔

''ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔''

(انیس سالہ کتاب صفحہ 29)

اس کے تسلسل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا۔

''میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (دفتر اول) قیامت تک جاری رہے جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔''

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 255)

دفتر اول کے بزرگوں کی اولادیں خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی مالی قربانیوں سے ان کو تا قیامت جاری رکھیں۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

۞ مکرم نعمت اللہ شمس صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 28 مارچ 2009ء کو میرے بیٹے مکرم قمر شیراز صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا دفتر الفضل کے سبزہ زار میں ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی دوسرے روز خاکسار نے تحریک جدید کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اس موقع پر بھی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مکرمہ امۃ القدوس محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

نہر سوئیز

دنیا کی کوئی آبی شاہراہ ایسی نہیں جس نے مشرق و مغرب کی تجارت، سیاست اور میل جول پر اتنا گہرا اثر ڈالا ہو جتنا کہ نہر سوئیز نے ڈالا۔ یہ وہ مشہور نہر ہے جو بحیرہ قلزم کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے اور جس کی تعمیر کے بعد یورپ اور مشرقی ممالک کے درمیان بحری مسافت میں خاصی تخفیف ہوگئی۔

اس نہر کی تعمیر کا خواب کوئی چار ہزار برس پرانا ہے۔ 2000 قبل مسیح میں فرعونوں کے عہد میں اسی نوعیت کی نہر تعمیر کرنے کی پہلی کوشش کی گئی۔ پھر بنو عباس کے عہد میں بھی اس نہر کو تعمیر کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ مگر وہ بھی بعض وجوہات کی بنا پر کامیاب نہ ہو سکی۔

انیسویں صدی میں جب انگریزوں نے ہندوستان، مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے بعض ممالک میں اپنے قدم جمالئے تو انہیں بھی اپنی تجارت کے فروغ کے لئے ان دو سمندروں کے درمیان ایک نہر تعمیر کرنے کی اہمیت کا شدید احساس ہوا۔ مگر ان سب پر اہل فرانس بازی لے گئے جن کے ایک انجینئر فرڈیننڈ ڈی لیسپ (Ferdinand De Lessepe) نے اس نہر کی تعمیر کے لئے باقاعدہ ایک منصوبہ پیش کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدیو مصر سعید پاشا اور سلطنت عثمانیہ سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل کر لی۔

25/اپریل 1859ء وہ تاریخی دن تھا، جب اس نہر کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ نہر کی تعمیر کے اخراجات کے لئے ایک کمپنی بنائی گئی جس کے حصص فرانس، مصر اور ترکی نے خریدے۔ بعد ازاں برطانیہ نے بھی اس نہر میں سرمایہ کاری کی اور یوں وہ بھی چوتھا حصہ دار بن گیا۔

دس برس کی تعمیر کے بعد 17 نومبر 1869ء کو نہر سوئیز کا افتتاح ہوا۔ اور شہنشاہ فرانس نپولین سوم کی ملکہ، کی قیادت میں 68 جہازوں کا ایک دستہ پورٹ سعید سے سوئیز کی طرف روانہ ہوا جو اس نہر کا دوسرا سرا تھا۔

نہر سوئیز 107 میل لمبی ہے۔ اس کی کم سے کم چوڑائی 235 فٹ اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی 421 فٹ ہے جبکہ نہر کی تہہ میں یہ چوڑائی کم سے کم 151 فٹ اور زیادہ سے زیادہ 337 فٹ ہے۔ نہر کی گہرائی بھی کم سے کم 37 فٹ اور زیادہ سے زیادہ 42 فٹ ہے۔ اس نہر کی تعمیر سے یورپ اور ایشیا کے درمیان ایک نئی آبی گزرگاہ وجود میں آگئی جس سے تجارت کو بہت فروغ ہوا۔

1956ء سے پیشتر نہر سوئیز پر برطانوی حکومت کا تسلط تھا جب اسوان بند کی تعمیر کے لئے برطانیہ اور امریکہ نے مصر کو خاطر خواہ مالی امداد دینے سے انکار کر دیا تو 26 جولائی 1956ء کو حکومت مصر نے اس نہر کو قومی تحویل میں لے لیا۔ اس اعلان پر کشمکش شروع ہوئی جس نے نومبر 1956ء میں جنگ کی صورت اختیار کر لی۔ تاہم اقوام متحدہ کی ثالثی کی وجہ سے یہ جنگ بند ہوگئی اور 1962ء تک مصر نے نہر سوئیز کے تمام حصہ داروں کی رقمیں واپس کر دیں۔

جون 1967ء میں جب عرب اسرائیل جنگ شروع ہوئی تو اسرائیل نے نہر کے مشرقی کنارے پر قبضہ کر لیا جس سے یہ نہر بند ہوگئی اور اس راستے سے ایشیائی ممالک کو تیل کی ترسیل کے علاوہ دیگر اشیائے ضرورت کی برآمد بھی بند ہوگئی۔

6/اکتوبر 1973ء کو مصری فوجوں نے نہر سوئز عبور کر کے مقبوضہ صحرائے سینا کا خاصا علاقہ آزاد کرا لیا۔ 31 مئی 1974ء کو دونوں ملکوں کے درمیان لڑی جانے والی جنگ بند ہوگئی اور 5 جون 1975ء کو 8 برس کے وقفے کے بعد نہر سوئیز کو جہاز رانی کے لئے دوبارہ کھول دیا گیا۔

نکاح

۞ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد طارق صاحب ولد مکرم رانا بنیامین صاحب کارکن روزنامہ الفضل کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ثوبیہ مشتاق صاحبہ بنت مکرم چوہدری مشتاق احمد سراء صاحب بعوض تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مورخہ 9/اپریل 2009ء کو بیت المحیط محلّہ بشیر آباد میں کیا مورخہ 10/اپریل 2009ء کو بارات دارالعلوم جنوبی احد سے بشیر آباد گئی اور مورخہ 11/اپریل 2009ء کو دارالعلوم جنوبی احد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور نیک ثمرات سے نوازے۔

ولادت

۞ مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فرینکفرٹ جرمنی اور مکرمہ فاطمہ آکیل صاحبہ نومبائعہ کو مورخہ 11 مارچ 2009ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچی کا نام مبارکہ رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم بشارت الرحمان صاحب A.V.P نیشنل بینک آف پاکستان کی پہلی پوتی ہے۔ تمام قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، قرۃ العین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید اور بابرکت وجود بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

طالبان کو ملک پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے

ارکان قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ طالبان پاکستان کو پرتشدد کارروائیوں کے ذریعہ یرغمال اور غیر مستحکم بنانا چاہتے ہیں، اس کی کسی قیمت پر اجازت نہیں دی جائے گی، داخلی سلامتی سے متعلق تمام معاملات کو سنجیدگی سے لینا ہوگا، مذکرات ان سے کئے جائیں جو ملک کے آئین اور قانون کو تسلیم کرتے ہیں جبکہ قائم مقام سپیکر فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ تمام ادارے قانونی اور آئینی ہیں، کسی کے کہنے پر کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔

امریکہ ڈرون طیارے فراہم کرے، پاک فضائیہ عسکریت پسندوں کو خودنشانہ بناسکتی ہے

امریکی افواج کے سربراہ ایڈمرل مائیک مولن کی جنرل طارق مجید اور ایئر چیف راؤ قمر سلیمان سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مائیک مولن نے یقین دہانی کرائی ہے کہ نئی امریکی حکمت عملی میں پاکستان کے تحفظات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ خطے سے متعلق پاکستان کے تحفظات کا علم ہے۔ ایئر چیف نے کہا کہ اگر پاکستان کو جاسوس طیارے فراہم کئے جائیں تو پاک فضائیہ عسکریت پسندوں کو خودنشانہ بناسکتی ہے جنرل طارق مجید نے امریکی افواج کے سربراہ کو اپنے تحفظات سے آگاہ کیا اور ڈرون حملوں پر پاکستانی حکومت اور عوام کی تشویش سے آگاہ کیا۔

طالبانائزیشن نہیں چاہتے، سوات معاہدے پر نظر ثانی کرنا ہوگی مسلم لیگ (ن)

کے قائد نواز شریف نے برطانوی ہائی کمشنر اور وزیر خارجہ کے خصوصی نمائندے سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ ہم ملک میں طالبانائزیشن نہیں چاہتے، کسی کو سوات معاہدے کو پاکستان کی کمزوری نہیں سمجھنے دیا جائے گا۔ ملک کو مقامی طالبان سے نہیں بلکہ پاکستان کے دشمنوں سے زیادہ خطرہ ہے۔ بلوچستان اور سرحد میں بیرونی قوتوں کی دخل اندازی کے واضح ثبوت ملے ہیں۔ جبکہ برطانوی ہائی کمشنر نے ملاقات میں کہا کہ سوات میں حکومت سے ہونے والے امن معاہدے پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ برطانیہ پاکستان میں جمہوریت کے فروغ اور استحکام اور اقتصادی ترقی میں ہر ممکن معاونت کے لئے تیار ہے۔

فروغ تعلیم فنڈ کے نام پر سکولوں میں بچوں پر ماہانہ 20 روپے فیس عائد

محکمہ تعلیم پنجاب نے سابقہ حکومت کی میٹرک تک مفت تعلیم کے پراجیکٹ میں بڑی تبدیلیاں کرکے بچوں پر فروغ تعلیم فنڈ کے نام پر 20 روپے ماہانہ فیس عائد کردی ہے اور تمام سکولوں میں بچوں کے یونیفارم بھی تبدیل کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں جس کی وجہ سے والدین کو ہر ماہ اضافی مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا محکمہ تعلیم پنجاب کی جانب سے والدین پر ان اضافی اخراجات کو سنجیدہ حلقوں نے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اس قدم کو تعلیم دشمنی قرار دیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر ایس۔اے۔اختر صاحب

چند کارآمد باتیں

☆ماں باپ کا کوئی عطیہ اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ اس کی تعلیم وتربیت اچھی کریں۔

☆تعلیم کا مقصد مثالی انسان کی تکمیل ہے۔

☆رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو۔ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو۔ فتنہ بن جاتی ہے۔

☆بانٹنے سے خوشی اس طرح بڑھتی ہے۔ جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج پوری فصل بن جاتا ہے۔

☆وہ شخص مومن نہیں۔ جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

☆کم کھانا ہمارے کئی امراض کا ایک نسخہ شفا ہے۔ اس نسخے پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔

☆کسی کو لاجواب کردینا اچھا ہے۔ لیکن قائل کرنا اس سے بھی اچھا۔

☆لگن کے بغیر کسی میں ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔

☆جو شخص ارادے کا پکا ہو۔ وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔

☆خاموش رہو۔ یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔

☆جو دوسروں کے غم سے بے نیاز ہے۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں۔

☆بات کی جانچ کرو۔ یہ دھیان نہ کرو کہ بات کہنے والا کون ہے۔

☆پاؤں بے شک پھسل جائے۔ لیکن زبان کو نہ پھسلنے دو۔

☆آج عمل ہے حساب نہیں۔ لیکن کل حساب ہوگا عمل نہیں۔

☆جھوٹ بول کر جیت جانے سے سچ بول کر ہار جانا بہتر ہے۔

☆خوبصورتی کپڑوں سے نہیں۔ علم وادب سے ہوتی ہے۔

☆عبرتیں بے شمار ہیں۔ مگر ان کا اثر لینے والے بہت کم ہیں۔

☆وقت ایسی چیز ہے۔ جس کے ہاتھ پاؤں نہیں ہیں۔ مگر بھاگتا ہے اور نکل جائے تو واپس نہیں آتا۔

☆اس روز کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسا تم عمل کرتے تھے۔

☆بے کاری اور سستی انسان کو ہلاک کردیتی ہے۔

☆اگر تو کسی کے ساتھ احسان کرے تو مخفی رکھ۔ جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو ظاہر کر۔

☆برائی کشتی کے پیندے میں سوراخ کی مانند ہے۔

☆تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشیں ہیں۔

☆خاموشی اظہار نفرت کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

☆جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے۔ اس کے زخم تازہ رہتے ہیں۔

☆صورت بغیر سیرت ایسا پھول ہے۔ جس میں کانٹے ہوں۔ مگر خوشبو نہ ہو۔

☆زندگی نام ہے اپنے کمالات کے اظہار کا۔ اگر تمہارے اندر یہ قوت موجود نہیں۔ تو تم زندہ نہیں۔

☆اور تم زمین پہ اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو۔

☆اللہ کسی بھی انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

☆کرپشن صرف چوری ہی کا نام نہیں۔ اپنے فرائض پورے نہ کرنا بھی کرپشن ہے۔

☆مطالعہ کیجئے۔ یہ انسان کا وہ شرف ہے جو کسی جانور کو حاصل نہیں۔

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
الصادق اکیڈمی میں سیکیورٹی گارڈ جو اسلحہ کا لائسنس رکھتا ہو کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
خواہشمند حضرات صدر محلہ سے تصدیق شدہ درخواست کے ساتھ مین برانچ دارالرحمت شرقی الف رابطہ کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ 047-6214434, 6211637

Tables Partitions Workstations Storage Units
enliven
Customized Office Furniture
8 - 2nd Floor Commercial Area
Cavalry Ground Lahore Cantt.
Emal:muzaffar@enlivensolution.com
Cell:0321-8487933
Tel:+9242 668 6919-929
+9242 661 0114-115
Fax:+9242 661 0424

ربوہ میں طلوع وغروب 25اپریل	
طلوع فجر	5:02
طلوع آفتاب	6:27
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	7:46

☆اصولوں کے لئے جنگ کرنا بہت آسان ہے مگر اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا بہت مشکل۔

☆آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

☆غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

مکان برائے کرایہ
ایک مکان واقع 6/7 دارالصدر غربی حلقہ لطیف جو دو کمروں اور باورچی خانہ پر مشتمل کرایہ کے لئے خالی ہے
رابطہ: ریاض احمد 047-6211084

احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
ہورز ورلڈ وائڈ کوریئر سروس
کی جانب سے
جلسہ سالانہ یوکے، جرمنی، کینیڈا کے موقع پر اور کسی بھی ملک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر خاص رعایتی پیکج
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
طالب دعا: بلال احمد 0345-4866677-0333-6708024
دفتر 25۔ نعیم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور 042-5054243

"STUDY IN UK" سیمینار
مورخہ 27 اور 28 اپریل بروز سوموار، منگل لاہور اور 29 اپریل سیالکوٹ میں برطانیہ کی نئی سٹوڈنٹس پالیسی اور داخلہ جات کے لئے سیمینار منعقد ہورہا ہے دوسرے شہروں سے تعلق رکھنے والے طالبعلم بھی ضرور شرکت کریں اور اس نئی پالیسی سے فائدہ اٹھائیں۔
سیمینار میں شرکت کی کوئی فیس نہیں ہے۔
پروگرام حسب ذیل ہوگا۔
28,27 اپریل بوقت 1:30 بجے تا 6:30 بجے
بمقام C-67 فیصل ٹاؤن لاہور
29 اپریل بوقت 11:30 بجے تا 6:30 بجے
بمقام آفس نمبر 3 فسٹ فلور۔ النور سنٹر سیالکوٹ
(0321-5552374)
براہ مہربانی اپنے ساتھ تعلیمی اسناد اور سرٹیفکیٹ لے کر آئیں۔
Mr. Farrukh Luqman
Education Concern©
0302-8411770/0425177124/5162310

FD-10